ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 01. July-September 2025.Page#.3118-3126
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems
https://doi.org/10.5281/zenodo.16964169

Cryptocurrency: Between Tradition and Innovation – A Jurisprudential Study

کرپٹوکرنسی:روایت اور جدت کے درمیان – ایک فقہی مطالعہ

Dr. Saif Ullah al-Azhari
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Peshawar.
Syed Muhammad Ammar
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Peshawar.

Abstract

The advent of cryptocurrencies has sparked intense debate across various spheres of life, including religious, legal, and economic domains. Situated between the polarities of technological innovation and religious prohibition, this paper explores the status of cryptocurrencies in light of Islamic legal and ethical values. Grounded in the concept of Maqāṣid al-Sharīʿah, the study investigates whether cryptocurrencies align with or violate core Islamic economic principles, particularly the prohibitions of ribā (interest), gharar (excessive uncertainty), and maysir (gambling).

Drawing from classical jurisprudence as well as contemporary fatwas, the research examines both perspectives: proponents who support cryptocurrencies due to their decentralization and innovative nature, and opponents who reject them on the basis of their speculative and intrusive features. Through a critical analysis of scholarly opinions and the regulatory frameworks within Muslim-majority countries, the paper presents a balanced assessment of the issue.

The findings suggest that while complete prohibition may overlook potential benefits, unconditional acceptance risks neglecting significant legal and ethical concerns. Therefore, the conclusion proposes a conditional framework—grounded in ijtihad from an economic perspective whereby the adoption of cryptocurrencies must be fully aligned with the core economic and ethical values of Islam.

Keywords: *Cryptocurrencies, technological innovation, Maqāṣid al-Sharīʿah, ribā, gharar, ijtihad, Islamic economic values.*

پس منظر و تعارف

انسانی معاشروں میں لین دین ہمیشہ سے بنیادی ضرورت رہی ہے۔ لین دین کے ابتدائی معاملات باہمی تبادلہ(Barter System) سے شروع ہوئے جہاں ایک شخص اپنی چیز دوسری چیز کے عوض دے دیتا تھا مثلا اناج کے بدلے جانور وغیرہ، البتہ یہ نظام چند وجوہات کی بناء پہ دیر پا نارہ سکا مثلا جانبین سے بسا اوقات عوض کا موجود نا ہونا، اسی وجہ نے لوگوں کو زیادہ قابل اعتماد نظام زر کی طرف مجبور کیا۔ [1]

ابتدائی ادوار میں انسان نے مختلف اشیاء کو بطور زر استعمال کیا جیسے نمک، چمڑا یا مویشی وغیرہ جنہیں اثمان عرفیہ بھی کہا جاتا تھا تاہم جلد ہی انسان نے سونے اور چاندی جیسی قیمتی دھاتوں کو بطور زر اپنایا۔ ان دھاتوں میں قدرتی خوبی یہ تھی کہ وہ پائیدار، نایاب اور قابل تقسیم تھیں اور ان سے سکے بھی بننے لگے۔ سونا اور چاندی کو شریعت اسلامیہ نے اثمان خلقیہ قرار دیا ہے اور ان پہ مختلف احکام جیسے زکوٰۃ، ربا، بیع وغیرہ بھی منحصر ہیں۔

بعد ازاں، مختلف ممالک خصوصا چین نے 11 ویں صدی میں سونے چاندی کے بدلے رسیدیں شائع کیں جو مروجہ کرنسی نوٹ کی ابتداء تھی، جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ رہا کہ سونا چاندی کو ہر جگہ لے جانے کی نوبت نا رہی، رفتہ رفتہ رواج کو جانچتے ہوئے سرکاری سطح پہ کرنسی نوٹ کا رواج اپنایا گیا اور باقاعدہ کرنسی (کاغذی) نوٹ شائع ہوئے۔ البتہ ابتداء ایہ نوٹ سونے یا چاندی کی باقاعدہ رسید ہوا کرتے تھے جن پہ پیچھے سونا یا چاندی موجود ہوتی تھی جس کو (Gold-Backed Currency) کہا جاتا تھا، اس کی بڑی مثال ہمارے مملکت پاکستان کے کرنسی نوٹ پہ لکھی ہوئی عبارت ہے کہ "حامل ھذا کو مطالبے پہ ادا کرے گا" یعنی حامل نوٹ کو مطالبے پہ نوٹ کی مالیت کے برابر سونا ادا کیا جائیگا، لیکن مرور زمانہ وحوادث کی وجہ سے یہ طریقہ متروک ہوتا گیا اور 1971 میں امریکہ نے کرنسی نوٹ کے پیچھے موجود سونے کی ضمانت ختم کردی اور موجودہ نظام زر جس کو (Fiat Currency) بھی کہا جاتا ہے، سامنے آیا، یعنی ایسی کرنسی جس کی قدر صرف حکومت کے اعتماد پہ مبنی ہے جیسے پاکستانی روپیہ، امریکی ڈالر وغیرہ۔

تاہم آج کے جدید دور میں جہاں ہر نظام جدت سے نبرد آزما ہے وہیں مالیاتی نظام نے بھی کروٹ لی ہے اور نئی جہات پہ گامزن ہے، تبادلے سے شروع ہونے والا یہ مالیاتی نظام آج خودکار بن چکا ہے جہاں ڈیجیٹل کرنسیوں نے اندازے تبدیل کردیئے ہیں۔ مختصرا:

"تبادلے کا نظام ⬅ سونا چاندی ⬅ کرنسی نوٹ ⬅ کارڈ کرنسی (کریڈٹ کارڈ وغیرہ) ⬅ ڈیجیٹل کرنسی"

آج دنیا ڈیجیٹل کرنسی کی طرف بڑھ چکی ہے جہاں پیسہ صرف ڈیجٹس (نمبروں) میں موجود ہے۔ 2009 میں Cryptocurrency کا آغاز ہوا، جو بلاک چین پہ مبنی، غیر مرکزی (Decentralized) اور حکومتوں کے دائرہ کار سے باہر ایک نیا جدید مالیاتی نظام ہے۔

تحقیق کی اہمیت

کرپٹو کرنسی موجودہ نظام کا ایک نیا پہلو ہے جو روایتی معیشت، بینکنگ اور سرمایہ داری کے ڈھانچوں کو تیزی سے بدل رہا ہے۔ اس کرنسی کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ غیر مرکزی یعنی (Decentralized) ہوتی ہے یعنی کسی بھی قسم کی ریاستی ضمانت سے آزاد ہوتی ہے اور یہ نظام بلکل واضح ہوتا ہے جہاں ہر ایک تبادلہ (Transection) منظر عام پہ رہتا ہے، یہ خصوصیت اس کے مروجہ نظام زر سے جدا کرتی ہے۔ جدید دنیا میں اس کا استعمال بڑھ رہا ہے اور مختلف ممالک اس کو مختلف زاویوں سے قبول یا مسترد کر رہے ہیں۔

اسلامی مالیاتی نظام میں شفافیت، امانت، غرر یعنی بے یقینی سے پاک ہونا، حرام عناصر کا شامل نا ہونا وغیرہ جیسے مالیاتی اصول وضع ہیں جن کی رعایت رکھنا فرض ہے۔ چونکہ کرپٹو کرنسی ایک نئی، پیچیدہ اور غیر مادی چیز ہے اس لیے اسلامی ممالک میں اس کے بارے میں علمی، فقہی اور معاشی سطح پہ تشویش پائی جاتی ہے، لہذا اس تحقیق کا مقصد اسی علمی خلا کو پر کرنا ہے تاکہ اس نئے نظام کے بارے میں ایک متوازن اور اصولی حل پیش کیا جاسکے۔

مسئلہ تحقیق

کرپٹو کرنسی کی ماہیت، اس کا استعمال اور شرعی اصولوں سے مطابقت کے حوالے سے معاصر علماء و محققین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض محققین اسے ربا، غرر اور مال نا ہونے جیسی وجوہات کی بناء پہ ناجائز سمجھتے ہیں جب کہ بعض محققین کی افکار میں کرپٹو کرنسی مشروط طور پہ جائز ہے۔ مسئلہ تحقیق یہ ہے:

کیا کرپٹو کرنسی اسلامی معاملاتی اصولوں کی روشنی میں مال یا زر کی حیثیت رکھتی ہے؟ اور کیا اس میں شریعہ ممنوعہ عناصر جیسے ربا، غرر اور میسر پائے جاتے ہیں؟

تحقیق کا دائرہ کار:

یہ تحقیق فقہ المعاملات کی روشنی میں کرپٹو کرنسی کی مالیاتی و شرعی پہلوؤں کا جائزہ لے گی۔ تحقیق میں درج ذیل امور کا احاطہ کیا جائیگا:

- کرپٹو کرنسی کی فنی نوعیت اور اس کا مالیاتی نظام
- اسلامی شریعت میں مال، ثمن اور بیع کے اصول
- کرپٹو کرنسی پہ جاری فتاویٰ، علماء کی آراء اور مروجہ اسلامی اداروں کا موقف
- کرپٹو کرنسی کے فوئد و نقصانات (مانعین و موافقین کی آراء میں)
- خلاصہ بحث

اس تحقیق کا مقصد کرپٹو کے حوالے سے ایک علمی، اصولی اور فقہی موقف پیش کرنا ہے جو کرپٹو کرنسی کی حیثیت کو نا صرف واضح کرے بلکہ مسلم تجارتی پلیٹ فارمز کو اسلامی تجارتی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال کی طرف رہنمائی دے۔

کرپٹو کرنسی کی فنی نوعیت اور اس کا مالیاتی نظام:

کرپٹو کرنسی ایک ڈیجیٹل یا ورچوئل (مجازی) کرنسی ہے جو کرپٹو گرافی یعنی خفیہ نگاری / رمز نویسی کی بنیاد پہ بنائی گئی ہے تاکہ اس کی سکیورٹی اور لین دین کی تصدیق کو یقینی بنایا جاسکے۔ کرپٹو کرنسی کی سب سے معروف مثال بٹ کوائن ہے جسے سال 2009 میں ایک نامعلوم شخصیت یا گروہ ساتوشی ناکاموتو[2] کے نام سے متعارف کرایا گیا تھا۔ کرپٹو کرنسی کسی حکومت یا مالیاتی نظام کے تابع نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک غیر مرکزی نظام (Decentralized system) پہ کام کرتی ہے۔

کرپٹو کرنسی کا بنیادی ڈھانچہ بلاک چین (Block Chain) ٹیکنالوجی پہ قائم ہوتا ہے جو ایک ڈیجیٹل لیجر یعنی کھاتہ ہوتا ہے۔ بلاک چین میں تمام لین دین معلومات کی صورت میں "بلاک" کہلانے والے یونٹس میں محفوظ کیے جاتے ہیں اور یہ بلاکس ایک تسلسل کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے انہیں چین یعنی زنجیر کہا جاتا ہے۔ ہر بلاک میں موجود معلومات کی تصدیق کر کے اسے اگلے بلاک سے جوڑ دیا جاتا ہے تاہم اس عمل میں ہزاروں کمپیوٹرز کی مدد لی جاتی ہے جنہیں نوڈز (Nodes) کہا جاتا ہے۔

اس نظام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں شفافیت(Transparency)، تحریف/ردو بدل سے حفاظت(tamper resistance)اور عدم مرکزیت(Decentralization) موجود ہوتی ہے۔اس بناءپہ کرپٹو کرنسی کو مستقبل کی مالیات(Future of Finance) کہا جاتا ہے۔

کرپٹو کرنسی کے ذریعے لین دین کی تصدیق کے لیے عموما مائننگ(Mining) کا استعمال کیا جاتا ہے جہاں کمپیوٹر الگوردمز (Algorithms) یعنی ہدایات کا وہ مجموعہ جو کسی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے درکار ہو، پیچیدہ ریاضیاتی سوالات حل کرتے ہیں، اس عمل کے بدلے نیٹ ورک کو چلانے والے افراد کو کرپٹو کرنسی بطور انعام دی جاتی ہے۔

بعض جدید کرپٹو کرنسیاں، مثلاً ایتھیریئم (Ethereum) صرف کرنسی کے طور پر ہی نہیں بلکہ ایک مکمل ڈیجیٹل معاہداتی پلیٹ فارم (Smart Contract Platform) کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہیں جہاں خودکار معاہدات(Automated Contracts) کو بغیر کسی انسانی مداخلت کے نافذ کیا جاسکتا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت عالمی تجارتی مارکیٹ میں متعارف کرپٹو کرنسیوں کی تعداد 2000 سے متجاوز ہو چکی ہے[3] جہاں مختلف کرنسیاں مختلف طریقوں سے وجود میں آتی ہیں اور مختلف طرق سے نافذ ہیں۔

اسلامی شریعت میں مال، ثمن اور بیع، مختصر جائزہ:

قابل غور بات یہ ہے کہ کرپٹو کرنسیاں رائج ہوتی جارہی ہیں اور مختلف ممالک میں ان کا نفاذ یقینی ہوتا جارہا ہے، کیا کرپٹوز کرنسی یعنی ثمنیت کی اہلیت پہ پورا اترتی ہیں؟ کیا معاملات میں کرپٹوز کو رائج کیا جاسکتا ہے؟ ان سوالات سے قبل اسلام میں بیع، ثمن و مبیع کا تصور سمجھنا ضروری اور مہم ہے۔

اسلامی فقہ میں "مال" اس چیز کو کہا جاتا ہے جسے طبیعت قبول کرے، حاجت میں کام آئے اور عرف میں قابل قیمت ہو۔مال کی دو بنیادی اقسام ہیں: عین جیسے کپڑا مکان وغیرہ، اور منفعت جیسے کرایہ کی سہولت۔امام سرخسی مال کی تعریف میں یوں رقمطراز ہیں:

المال ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة[4]

"مال وہ چیز ہے جس کی طرف طبیعت مائل ہو اور ضرورت کے وقت ذخیرہ کیا جاسکے"

ثمن(قیمت) اس چیز کو کہتے ہیں جو مال کے بدلے دی جائے اور ذریعہ تبادلہ (Medium of Exchange) کے طور پہ استعمال ہو۔ ابتدائی دور میں سونا(ذہب) اور چاندی (فضہ) کو اصل ثمن سمجھا جاتا تھا اور شریعت میں اثمان خلقیہ سے مراد بھی یہی دو چیزیں ہیں۔

قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے:

والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله [5]

"اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے"

بیع شریعت میں ایک جائز اور پسندیدہ معاملہ ہے جس کی بنیادی شرط جانبین کی رضامندی اور عدل ہے۔ قرآن میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

یا ایها الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم [6]

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق نا کھاؤ، مگر یہ کہ تجارت ہو باہمی رضامندی سے"

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا[7]:

البیعان بالخیار ما لم یتفرقا، فان صدقا و بینا بورک لهما فی بیعهما وان کتما و کذبا محقت برکۃ بیعهما

"خریدار اور بیچنے والے کو جدائی سے پہلے اختیار ہوتا ہے؛ اگر وہ سچ بولیں اور عیب کو ظاہر کریں تو ان کی بیع میں برکت ہوتی ہے۔۔۔"

چنانچہ شریعت اسلامی میں بیع کی شرائط کے بارے میں علامہ کاسانی ارشاد فرماتے ہیں[8]:

الصحۃ فی البیع ان یکون کل من العوضین معلوما، مقدور التسلیم، وان یکون العقد بایجاب و قبول وان یکون من اهل التعاقد وان یکون برضا الطرفین

"عقد بیع اس معاملے کو کہتے ہیں جس میں رضامندی، اہلیت، وضاحت اور قبضے کی صلاحیت کے ساتھ کسی مباح مال کا تبادلہ ثمن کے ساتھ کیا جائے"

مختصراً؛ بیع کی شرائط ذیل ہیں:

- ایجاب و قبول۔
- ثمن و مبیع معلوم اور متعین ہوں۔
- باہمی رضامندی۔
- معاملہ شفاف اور حرمات سے پاک ہو۔

حاصل یہ ہوا کہ اسلامی شریعت میں بیع کا مقصد فریقین کو انصاف اور ضرورت کی تکمیل کے ساتھ ساتھ باہمی اعتماد پر مبنی لین دین کی فراہمی ہے جو اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہو کر فریب، سود، غرر یا اجارہ داری سے پاک ہو۔

کرپٹو کرنسی پہ جاری فتاویٰ، علماء کی آراء اور مروجہ اسلامی اداروں کا موقف:

مال، ثمن اور بیع کی مختصر اسلامی تشریح کے بعد متبادر الی الفہم یہ بات آتی ہے کہ کیا کرپٹو کرنسی میں مندرجہ بالا شرائط کا لحاظ ملحوظ ہے یا مفقود ہے؟ اس بحث کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے مروجہ اسلامی اسکالرز کی آراء، اسلامی مالیاتی اداروں کا موقف اور رائج فتاویٰ کا فہم انتہائی ضروری ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ کرپٹوز کی مقبولیت نے معاصر اسلامی فقہاء اور ماہرین کے سامنے ایک جدید اجتہادی چیلنج کھڑا کر دیا ہے کیوں کہ کرپٹوز روایتی اثاثہ جات، سکوں اور کرنسیوں سے مختلف ہیں، نہ ان کی کوئی جسمانی حقیقت ہے اور نا ہی حکومتی ضمانت (کیوں کہ یہ ایک غیر مرکزی نظام ہے)، اسی پس منظر کی وجہ سے عالمی اسلامی ادارں اور علماء نے اس پہ جو فقہی رائے قائم کی ہے اس میں موافقت اور مخالفت دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔

ذیل میں ایسی آراء موجود ہیں جو کرپٹو کرنسیز کو جائز نہیں سمجھتیں۔ ان میں:

دار الافتاء مصر (2018)

مفتی اعظم مصر، شیخ شوقی علام کی زیر قیادت دار الافتاء نے فتویٰ جاری کیا کہ[9]: "کرپٹو کرنسی جیسے بٹ کوائن کی خرید و فروخت جائز نہیں کیوں کہ یہ غرر (غیر یقینی)، جوئے اور دھوکے کے اصولوں پر مبنی ہے، ساتھ ہی یہ قومی کرنسی نظام کو غیر مستحکم کرتی ہے"

سعودی علماء کا فتویٰ:

سعودی دار المال (سعودی مانیٹری اتھارٹی) اور مفتیان کرام نے کرپٹو کرنسی کو ممنوع قرار دیا ہے[10]، کیونکہ یہ:

- ریگولیٹری طور پہ غیر واضح ہے۔
- قمار و غرر سے ملتی جلتی صفات رکھتی ہے۔

پاکستان کے ادارے:

جامعہ دار العلوم کراچی (مفتی محمد تقی عثمانی) کے مطابق[11]:

"بٹ کوائن اور دیگر کرپٹو کرنسیاں مشکوک مالیاتی ذرائع میں شمار ہوتی ہیں۔ چونکہ ان کی مالیت واضح، مستحکم اور ضابطہ شدہ نہیں، لہٰذا فی الوقت ان میں لین دین سے اجتناب ضروری ہے"

اسی طرح اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے باضابطہ طور پہ 2018 میں کرپٹو کرنسیز کے استعمال کو غیر قانونی قرار دیا اور مالیاتی اداروں کو ان سے متعلقہ خدمات فراہم کرنے سے منع کیا۔

مجمع الفقہ الاسلامی الدولی (OIC):

مجمع کے 2019 کے ایک اجلاس میں کرپٹو کرنسی پہ بحث کے بعد یہ کہا گیا کہ:

"کرپٹو کرنسی ایک قابل بحث جدید مظہر ہے، اور اس پہ قطعی حکم لگانے سے پہلے اسے مالیاتی نظام، قانونی حیثیت، شفافیت اور فنی پہلوؤں سے جانچنا لازم ہے۔ جب تک یہ غیر مستحکم، قیاسی اور فراڈ سے متاثرہ ماحول میں ہے، اسے شرعاً قبول کرنا محل نظر ہے"

البتہ عالمی سطح پہ اس سے منسلک نرم پہلو بھی واضح ہے۔ چنانچہ مفتی محمد ابو بکر (سابق شریعہ ایڈوائزر، Blossom Finance) کے نزدیک[12] مشروط جواز کے ساتھ کرپٹو کرنسی جائز ہے۔ انہوں نے 2018 میں ایک تحقیقی پیپر شائع کیا جس میں ان کا موقف جواز کا ہے۔

کرپٹو کرنسی کے فوائد و نقصانات (مانعین و موافقین کی آراء میں):

روایتی مالیاتی نظام سے مختلف ہونے، غیر مرکزی نظام سے مرکوز، تیز رفتار تبادلہ زر کی فراہمی کی وجہ سے کرپٹو کرنسی اسلامی مالیاتی نظام کے تناظر میں ایک معرکۃ الآراء مسئلہ بن چکی ہے۔

علماء کا وہ طائفہ جو اسے جائز سمجھتا ہے، وہ اس نظام کی خوبیاں بیان کرتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- ایک غیر مرکزی (Decentralized) نظام ہے لہٰذا اس میں غبن وغیرہ کا اندیشہ نہیں۔ نیز ربا، غرر وغیرہ بھی نہیں پائے جاتے۔
- بینکوں اور مالیاتی اداروں کے بغیر لین دین کو ممکن بناتی ہے جس سے اضافی فیس کم ہوتی ہے اور معاملات تیز رفتار ہوتے ہیں۔
- بلاک چین ٹیکنالوجی کی بدولت شفافیت رہتی ہے اور ریکارڈ محفوظ رہتا ہے۔

- کہیں بھی ترسیلات زر بغیر کسی خوف کی کی جاسکتی ہیں جیسے لندن کی SHACKLEWELL LANE MOSQUE (شیکل ویل لین مسجد) نے زکوٰۃ کا حصول کرپٹو کرنسی سے منسلک کر دیا ہے۔
- MONEY LAUNDERING (غیر قانونی مال کو قانونی ظاہر کرنا) جیسے قبیح معاملات کا خاتمہ ممکن ہے۔
- بعض کرپٹوز کے پیچھے باقاعدہ مالیت ہوتی ہے مثلاً متحدہ عرب امارات (دبئی) میں لانچ شدہ کوائن OneGram وغیرہ۔ مذکورہ کوائن کے پیچھے باقاعدہ سونا ہوتا ہے جو اس کو زر بننے کے قابل بناتا ہے۔

علماء کا وہ گروہ جو اسے ناجائز سمجھتا ہے، وہ اس نظام کی خامیاں بیان کرتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- سب سے بڑا مسئلہ اس کی قیمت کی غیر یقینی صورتحال (Volatility) ہے۔
- قانونی نگرانی کا فقدان ہے جس سے دہشتگرد تنظیمیں، معاشرے کے ناسور عناصر فائدہ اٹھاسکتے ہیں اور غیر اخلاقی / مجرمانہ سرگرمیوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔ نیز بہت سی ریاستیں اس کو باقاعدہ مال تسلیم نہیں کرتیں جس کی وجہ سے اس کی ضمانت (سکیورٹی) پہ بھی سوال ہیں
- اس کی مالیت کسی حقیقی اثاثے سے منسلک نہیں ہے، ایک غیر حسی چیز ہے، لہٰذا اس میں ثمنیت نہیں پائی جاتی۔
- اس میں جہالت کا عنصر بھی موجود ہے جو شریعت میں ممنوع ہے۔

کیا کرپٹو کرنسی اسلامی معاملاتی اصولوں کی روشنی میں مال یا زر کی حیثیت رکھتی ہے؟ اور کیا اس میں شریعہ ممنوعہ عناصر جیسے ربا، غرر اور میسر پائے جاتے ہیں؟

اسلامی فقہ کے مطابق مال وہ شے ہے جو حاجت میں نفع بخش، عرف میں قیمتی اور شرعاً مباح ہو۔ کرپٹو کرنسی اگرچہ غیر مادی ہے مگر عرفاً اس کی قدر اور تبادلہ اسے مال یا زر کے دائرے میں لاسکتے ہیں جیسا کہ بعض معاصر علماء مثلاً مفتی ابو بکر وغیرہ نے اسے مشروط ثمن تسلیم کیا ہے کہ اس میں غرر وغیرہ نہیں پایا جاتا، تاہم، اگر کسی کرپٹو میں غرر، غیر یقینیت، میسر اور ربا جیسے ممنوع عناصر ہوں تو اس کو شرعاً مال یا زر نہیں کہا جاسکتے گا۔ لہٰذا کرپٹو کرنسی کا شرعی حکم اس کی نوعیت، استعمال اور شفافیت پہ منحصر ہے.

خلاصہ بحث:

اسلامی مالیاتی نقطہ نظر سے، اس ضمن میں، دو اہم پہلو سامنے آتے ہیں: حلت و حرمت کا دارومدار مقاصد و استعمال پہ ہے، نیز مالیت، ثمنیت اور تبادلے کی شرعی حدود کو پورا کرنا لازم ہے۔ چنانچہ بعض جدید محققین جیسے مفتی ابو بکر وغیرہ پہلے پہلو کی بناء پہ اس کو مشروط طور پہ جائز مانتے ہیں جبکہ اکثر معاصر علماء دوسرے پہلو کے فقدان کی بدولت کرپٹو کرنسی کو مشکوک اور ناجائز سمجھتے ہیں۔

واضح رہے کہ کرپٹو کرنسیاں دو اقسام کی ہوتی ہیں؛ ایک قسم وہ جس میں سود وغیرہ کا عنصر شامل نہیں ہوتا ہے جیسے BeGreenly, Cardano , Polygon وغیرہ جہاں ان کی مالیت معلوم ہوتی ہے، ان میں غرر نہیں ہوتا اور ربا سے بھی اجتناب ہوتا ہے۔

البتہ بعض اقسام جیسے Solana , Meme coins وغیرہ بلکل حرام ہوتے ہیں جہاں سود، غرر اور غیر یقینی صورتحال دیکھنے کو ملتی ہے جو میسر یعنی جوا بن جاتا ہے۔ چنانچہ مفتی ابو بکر اپنے مقالے میں (جس کا تذکرہ ہو چکا) لکھتے ہیں:

“Not all cryptocurrencies are equal…some have underlaying utility and intrinsic mechanisms that may make them complaint, while others are purely speculative or mimicking gambling behavior (Like meme coins), which would fall under prohibition”

"تمام کرپٹو کرنسیاں یکساں نہیں ہوتیں۔۔ بعض کرنسیوں کے پیچھے واضح افادیت اور باطنی نظام ہوتا ہے جو انہیں شرعی تقاضوں کے قریب لا سکتا ہے جبکہ بعض محض قیاسی سٹہ بازی یا جوئے کے طرز پر بنائی گئی ہوتی ہیں جیسے meme coin جو شریعت کی نظر میں ممنوع کے زمرے میں آتی ہیں"

کرپٹو کرنسی ایک جدید مالی مظہر ہے، جس کے فوائد و نقصانات کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں پرکھنا ضروری ہے، نا اس کی مکمل ممانعت عقلا ضروری ہے اور نا ہی اندھی تقلید جائز ہے، اس ضمن میں توازن اور احتیاط ہی اسلامی طرز معاشیات کی پہچان ہے۔

سفارشات:

اسلامی متبادل کے طور پہ شریعہ کمپلائینٹ ڈیجیٹل کرنسی تجویز کی جاسکتی ہے جس میں مندرجہ ذیل شرائط ملحوظ ہوں:

- اسے مکمل ریاستی پشت پناہی حاصل ہو۔
- اس میں قمار، غرر، ربا اور غیر یقینی صورتحال سے مکمل اجتناب برتا گیا ہو۔
- اس میں مال کی شرائط مثلا قابل ذخیرہ ہونا، عرف میں قابل قبول ہونا، نفع بخش ہونا، موجود ہوں۔
- ملکیت ممکن و تام ہو۔

اسلامی مالیاتی اداروں میں جدید معاملاتی تناظر میں معاشی اجتہاد وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکا ہے جہاں معاصر علماء اسلامی اصول تجارت کی روشنی میں اجتہاد کی بناء پہ ایسے معرکۃ الآراء مسائل کا بخوبی تعاقب کر سکتے ہیں۔

References:

[1]Paul Einzig, *Primitive Money: In Its Ethnological, Historical and Economic Aspects,* (London: Eyre & Spottiswood, 1949), 12-17.

[2]Satoshi Nakamoto, *Bitcoin: A Peer-to-Peer Electronic Cash System,* 2008, https://bitcoin.org/bitcoin.pdf.

[3]Arvind Narayanan et al., *Bitcoin and Cryptocurrency Technologies: A Comprehensive Introduction*. (Princeton: Princeton University Press, 2016), 5.

[4]محمد بن احمد السرخسی، المبسوط (بیروت: دار المعرفۃ، (1986)،

[5] سورۃ توبہ، 34

[6]سورۃ النسآء، 29

[7] محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب البیوع، حدیث رقم 2079۔

[8]علاء الدین کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، (1982)، جلد 5، صفحہ 239۔

[9] دار الافتاء المصریہ، فتوی نمبر 4145 برائے کرپٹو کرنسی، 2018، https://www.dar-alifta.org۔

[10] سعودی عرب مانیٹری اتھارٹی (SAMA)، کرپٹو کرنسی کے بارے میں انتباہی بیان، ریاض: سعودی مانیٹری اتھارٹی، 2018 ، https://www.sama.gov.sa/en-US/News/Pages/news08012018.aspx۔

[11] مفتی محمد تقی عثمانی، اسلام اور جدید معاشی مسائل، کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2019، جلد 2، صفحہ 334۔

[12] Muhammad Abu-Bakr, *Is Bitcoin Halal or Haram? A Shariah Analysis*, Jakarta: Blossom Finance, 2018, https://blossomfinance.com/bitcoin-fatwa.